روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ | ہفتہ ۔ ۲۷ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ، ۲۶ تبوک ۱۳۷۱ ہش، ۲۶ ستمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۲۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدق و وفا اور سوز و گداز کی ضرورت

"ایسے بنو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز و گداز آسمان پر پہنچ جاوے۔ خدا تعالیٰ ایسے شخص کی حفاظت کرتا ہے اور اس کو برکت دیتا ہے۔ جس کو دیکھتا ہے کہ اس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۴۳)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ بدخیالی، یہ غفلت اور خود رفتگی کیوں پیدا ہوئی ہے؟ اس کی جڑ بھی وہی خدا تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ اس کو صادق یقین نہیں کیا۔ انسان کی عادت ہے کہ جس کام پر اس کی آنکھ کھل جاوے اور کسی امر کو یہ اپنے لئے مفید سمجھ لے وہی کرتا ہے۔ ایک تاجر کو معلوم ہو جاوے کہ فلاں ملک میں اگر اس کا مال جاوے تو اسے اس قدر فائدہ ہوگا تو ضرور اپنا مال وہیں لے جائے گا۔ ایسا ہی ایک زمیندار اور دوسرے اہلِ حرفہ کرتے ہیں۔ اسی طرح پر اگر انسان کی آنکھ کھل جاوے اور عاقبت کا فکر اسے دامنگیر ہو اور وہ ایک یقین اپنے اندر پیدا کر لے کہ خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہونا ہے تو اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۶۵۹)

"بدظنی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جو نیک ظنی سے خدا تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لاویں تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان ہو تو پھر کیا ہے جو نہیں ہو سکتا۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ فلاں گناہ کیونکر چھوٹ سکتا ہے۔ یہ باتیں اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں پر کامل ایمان نہیں ہوتا۔ چونکہ اس کوچہ سے نامحرم ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسے اوہام طبیعت میں پیدا ہوتے ہیں۔ مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہ خدا جس نے نطفہ سے انسان کو بنا دیا ہے۔ وہ اس انسان کو ہر قسم کے پاک تغیّرات کی توفیق عطا کر سکتا ہے اور کرتا ہے۔ ہاں ضرورت ہے طلبگار دل کی۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۶۶)

نمایاں کامیابی

عزیزہ مکرمہ اعتزاز احمد ابن مکرم شیخ لئیق احمد صاحب صاحب فیصل آباد نے ایف اے کے امتحان ۱۹۹۲ء میں فیصل آباد بورڈ میں آرٹس گروپ میں ۸۸۱/۱۱۰۰ نمبر حاصل کر کے تمام طلباء و طالبات میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ عزیز کو بیش از پیش ترقیات سے نوازے۔

تبدیلی نام

میں نے اپنے بیٹے کا نام سید احمد محمد عمران کی بجائے سید محمد احمد عمران رکھ لیا ہے۔ اب اس کو اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

سید عبدالحی والد سید محمد احمد عمران

مضمون نگار حضرات مضمون خوشخط تحریر فرمائیں اور دائیں طرف حاشیہ چھوڑیں (ادارہ)

خدا کی محبت اور خوشنودی کیلئے مال خرچ کرنا نیکی ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث)

بہت سے دُنیا دار مختلف اغراض کے پیشِ نظر یتامیٰ کی پرورش کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اسی طرح مساکین کی حمایت کا دم بھرنے والے دُنیا دار محض دُنیا کی خاطر اپنے مال دیتے ہیں۔ بہت سی پارٹیاں آپ کو انگلستان اور امریکہ میں نظر آئیں گی کہ جنہیں کمزوروں کے ساتھ محبت اور پیار نہیں ہوتا۔ لیکن اس خیال سے کہ اگر ہم نے ان کو اپنے سینے سے لگایا تو ہمیں سیاسی برتری حاصل ہو جائے گی۔ وہ ان کے لئے دوڑ دھوپ کرتی رہتی ہیں۔ اسی طرح مسافروں پر بھی اپنا پیسہ خرچ کر کے احسان کیا جاتا ہے۔ تاکہ جب وہ اپنے وطن جائیں تو کہیں کہ زید بڑا اچھا، بڑا خرچ کرنے والا اور بڑا پیار کرنے والا ہے۔ ہم اس کے ہاں گئے تو اس نے ہماری بڑی خاطر کی۔ یہی حال اس خرچ کا ہے جو غلاموں کے لئے کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نیکی نہیں۔ نیکی یہ ہے کہ انسان اپنے پیسے یا مال کو (مال کے معنے مملوکہ چیز کے ہیں۔ انسان اپنے نفس کا بھی مالک ہے اپنی عزت کا بھی مالک ہے۔ اپنے پیسے کا بھی مالک ہے۔ وغیرہ) خرچ کرے تو (۔) صرف اللہ تعالیٰ کی محبت میں خرچ کرے۔ خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی خوشنودی کے سوا کوئی غرض اسے مدّنظر نہ ہو۔ نہ تو اسے عزت کی خواہش ہو۔ نہ وجاہت کی خواہش ہو نہ دنیوی شہرت کی خواہش ہو۔ اور نہ اس کا ذہن فخر و مباہات کے غبار سے آلود ہو۔ بلکہ جب بھی اور جو کچھ بھی خرچ کرے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے نتیجہ میں اور اس کی خوشنودی کے حصول اور اس کی رضا کے پانے کے لئے خرچ کرے۔"

(از خطبہ فرمودہ ۱۰ جون ۱۹۶۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶۔ تبوک ۱۳۷۱ ہش — ۲۶۔ ستمبر ۱۹۹۲ء

شریکِ غم

دنیا میں نہ کبھی کوئی ایسا شخص ہوا ہے اور نہ ہوگا جس کی زندگی غم اور مسرت سے عبارت نہ ہو۔ غریب سے غریب کو بھی غموں کے ساتھ خوشیاں ملتی ہیں اور امیر سے امیر کو بھی خوشیوں کے ساتھ غم ملتے ہیں۔ ہم کسی ایسے شخص کا تصور کر ہی نہیں سکتے جو شروع سے آخیر تک خوشیاں ہی خوشیاں حاصل کرتا رہا ہو یا جسے صرف اور صرف غم ہی ملے ہوں۔

اور چونکہ انسان معاشرہ میں رہتا ہے۔ اس لئے کہتے ہیں کہ دوسروں کے دکھ سکھ میں شریک ہونا لازمی ہے۔ بلکہ اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خوشی میں کسی وقت نہ بھی شریک ہوا تو معذرت قبول کی جاسکتی ہے۔ لیکن کسی کے غم میں شریک ہونے سے جن کے غم میں شریک ہوا جاتا ہے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ سہارا ملتا ہے۔ اور یہ بات عمر بھر یاد رہنے والی ہے۔

ہمارے ماحول میں بھی خوشیاں بھی ہیں اور غم بھی۔ ہم خود خوشی بھی حاصل کرتے ہیں اور غم سے بھی دوچار ہوتے ہیں۔ اور ہمارے وہی جذبات ہوتے ہیں جو دوسروں کے۔ اس لئے کہ اس کا انسانی فطرت سے تعلق ہے اس میں تصنع کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ خوشی اور غمی میں شریک ہونے کے سلسلہ میں حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"خوشیوں میں شریک کرنا اور بات ہے اور کسی کے غم میں شریک اور بات ہے اور یہ دونوں باتیں ضروری ہیں۔ بہت سے امیر ایسے ہیں اور خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کثرت سے ایسے ہیں جو چندوں کے علاوہ اور دینی خدمات کے علاوہ مسلسل غرباء پر کچھ خرچ کرتے ہیں۔ صدقات کی صورت میں بھی اور ذاتی طور پر اپنے غریب رشتہ داروں کی مدد کے ذریعے بھی۔ اس کو کہتے ہیں اپنی خوشیوں میں دوسروں کو شریک کرنا۔ لیکن غم میں شریک ہونے والا مضمون اس سے کچھ مختلف ہے۔ اور نفس کی اصلاح کے لئے بہت ہی ضروری ہے۔"

آجکل کے حالات (سیلاب) خاص طور پر اس بات کا تقاضا کرتے ہیں، کہ ہم دوسروں کے غم میں شریک ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔

بات بھی آپ کی سُنی ہم نے
چہرہ بھی آپ کا نظر آیا
دل کو ملنے کا تھا یقیں کم کم
اب یقیں خوب و خوب تر آیا

ابوالاقبال

○

ہم اشکِ رواں سے کوئی پیغام نہ دیں گے
روئیں گے تو رونے کو کوئی نام نہ دیں گے

انعام کو بھی لوگ سمجھ بیٹھے ہیں الزام
اب ان کو یہ ضد ہے کہ وہ الزام نہ دیں گے

ڈرتے ہیں کہ بن جائے نہ منصور یہ ملزم
دیں گے وہ سزا بھی تو سرِ عام نہ دیں گے

منزل مری ہر ایک مسافت کی کڑی ہے
منزل کو وہ منزل کا کبھی نام نہ دیں گے

ہم ہیں کہ پئے جائیں گے ہم بادۂ صافی
وہ ہیں کہ ہمیں دُردِ تہِ جام نہ دیں گے

چُپ چاپ سما جائیں گے آنکھوں میں ہماری
جو غیر کو اِک جلوہ سرِ بام نہ دیں گے

ہم اپنے عدو کو بھی سر و چشم پہ رکھیں
وہ دوست کو بھی عزت و اکرام نہ دیں گے

جاتے کوئی کب چُپکے سے پردیس سے آجائے
آنے کا وہ شاید ہمیں پیغام نہ دیں گے

کہہ دو سرِ محفل کہ سزاوار ہمیں ہیں
ہم بزم کو یہ عزتِ الزام نہ دیں گے

کیوں قطعِ تعلق کی قسم آپ نے کھائی
کیا آپ ہمیں اب کبھی دشنام نہ دیں گے

دیکھیں گے وہ کیا کرتے ہیں تاریکیٔ شب میں
الزام نسیم ان کو سرِ شام نہ دیں گے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

عرفانِ الٰہی

میں یہ نہیں کہتا کہ وہ ذرائع جو عرفان الٰہی کے حصول کے لئے میں بتاؤں گا اس سے پہلے تم نے کبھی نہیں سنے۔ بلکہ ان میں سے بہت سے تم نے پہلے سنے ہوں گے میری غرض آج کے لیکچر سے یہ ہے کہ میں ان امور کو جو عرفان الٰہی کے حصول کے لئے ضروری ہیں ایسی صورت میں آپ لوگوں کے سامنے اس علم سمیت جو خدا تعالے نے مجھے دیا ہے رکھ دوں کہ اسے آپ لوگ آسانی سے استعمال کر سکیں۔ اور یاد رکھ سکیں۔ .... ایک مدت سے میری خواہش تھی کہ اس علم سے اپنی جماعت کو واقف کروں مگر چونکہ یہ علم بہت اہم اور اس کی بہت سی شاخیں ہیں جن کے بیان کرنے کے لئے بہت سے وقت کی ضرورت ہے۔ مگر اس وقت نہ تو اتنی فرصت اور نہ صحت ایسی ہے کہ کوئی لمبی تقریر کر سکوں۔ اس لئے اس وقت صرف ایک شق لی ہے۔ اور منشاء ہے کہ اگر خدا تعالے چاہے تو دوسری شقوں کو بھی بیان کروں۔ مگر میں نہیں جانتا مجھے اس کا موقعہ ملے گا یا نہیں۔ کیونکہ مجھے اور دوسرے دوستوں کو بھی میری صحت کی نسبت بعض منذر رؤیاء ہوئی ہیں اس لئے اس وقت جس قدر موقعہ ملا ہے اس کے مطابق ایک شق بیان کرتا ہوں۔ اور باقی کو خدا کی منشاء پر چھوڑتا ہوں۔ اگرچہ خدا کی طرف سے بعض بشارتیں بھی ملی ہیں۔ گو وہ ایسی نہیں کہ ان کی رو سے قطعی فیصلہ کیا جا سکے کہ مجھے باقی شقوں کے بیان کرنے کا موقعہ ملے گا یا نہیں۔ مگر میرا قیاس ہے کہ موقعہ ملے گا ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ میں بیت الدعا میں بیٹھا تشہد کی حالت میں دعا کر رہا ہوں۔ الٰہی میرا انجام ایسا ہو جیسا کہ (———) پھر جوش میں آکر کھڑا ہو گیا اور یہی دعا کر رہا ہوں کہ دروازہ کھلا ہے اور میر محمد اسماعیل صاحب اسمیں کھڑے روشنی کر رہے ہیں۔ اسماعیل کے معنے ہیں خدا نے سن لی۔ ....

... اب میں اپنے مضمون کی طرف لوٹتا ہوں۔ میں کہہ چکا ہوں کہ عرفان الٰہی کے حصول کے لئے بہت بڑی کوشش کی ضرورت ہے اور اس کے بغیر یہ نعمت حاصل نہیں ہو سکتی۔ نہ علم کامل کے بغیر حاصل ہو سکتی ہے۔ پس جو کچھ میں سناؤں اسے غور سے سنو۔ کیونکہ غور سے سنے بغیر کوئی بات یاد نہیں رہ سکتی اور جو بات یاد ہی نہ رہے اس پر عمل بھی نہیں ہو سکتا۔ پس میں بڑی محبت اور اخلاص سے کہتا ہوں اس وقت اگر کوئی سوتا ہے تو جاگ اٹھے۔ اگر کوئی غافل ہے تو ہوشیار ہو جائے اگر کسی کی توجہ دوسری طرف ہے تو اس طرف کرے۔ کیونکہ میں وہ کچھ سنانے لگا ہوں جس کے سننے میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔ میں تم سے اس کے بدلے میں کچھ مانگتا نہیں۔ کوئی مطالبہ نہیں کرتا۔ بلکہ محض اس لئے سناتا ہوں کہ میں اپنا وہ فرض ادا کر دوں جو مجھ پر عائد ہوتا ہے۔ اور تم اس سے نفع اٹھالو۔ اگر تم اس پر عمل کرو گے جو میں تمہیں بتاؤں گا تو دیکھو گے کہ تمہیں کیا حاصل ہوتا ہے اور اس سے تم کس قدر لذت اٹھاتے ہو مگر یاد رکھو جو کچھ میں بتاؤں گا وہ کوئی جادو کی بات نہیں ہو گی۔ کہ سنتے ہی رات کو عمل کر لیا جائے اور صبح انسان عارف بن جائے میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ عرفانِ الٰہی اسطرح حاصل نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ اپنے نفس کے مٹا دینے سے۔ ہاں ان باتوں کو یاد رکھنے سے یہ فائدہ ہو گا کہ جسطرح لوگ شکایت کرتے ہیں کہ باوجود محنت کرنے کے ان کو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ وہ شکایت تم کو پیدا نہ ہو گی۔ اور تم خدا تعالے کو الٰہی صفات کے مطابق دیکھو گے۔ جو (کلام الٰہی) میں بیان ہیں۔ (اللہ نے چاہا تو)۔

ہماری تاریخ

۱۸۹۵ء کے سلسلہ میں

اب چونکہ ضروریات سلسلہ بہت بڑھ چکی تھیں۔ اسلئے اسی سال ۱۸۹۵ء میں پریس، کتب خانہ، مہمان خانہ اور مطب کی بنیادیں رکھی گئیں یہ سب ادارے قادیان کی منہدم فصیل کی جگہ پر کچی عمارتوں میں قائم ہوئے تھے۔ سب سے پہلے دو بڑے کمرے اور دو بڑی کوٹھڑیاں شمالی جانب تعمیر ہوئیں ایک بڑے کمرے میں جو بعد میں (حضرت امام جماعت الثانی) کا موٹر خانہ بنا ضیاء الاسلام پریس نصب کیا گیا اور دوسرے کمرہ میں حضرت مولانا نور الدین صاحب مدت العمر مطب کرتے رہے۔ مطب سے متصل شرقی جانب کی کوٹھڑی میں مہمان خانہ کا قیام ہوا۔

اگرچہ قادیان میں مرکزی پریس قائم کئے جانے کی تحریک ۱۸۹۲ء کے سالانہ جلسہ میں باتفاق رائے منظور ہو چکی تھی۔ لیکن اس کا وجود اس سال عمل میں آیا۔ پریس میں سب سے پہلے جو کتاب طبع ہوئی وہ ضیاء الحق تھی۔ ابتداء میں تو اسکی براہِ راست نگرانی حضرت اقدس (ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالے آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے) خود ہی فرماتے تھے اور چھاپنے کا کام حضور کے مخلص خادم مرزا اسماعیل بیگ اور ان کے اعزہ کرتے تھے۔ لیکن جب حضرت حکیم فضل الدین صاحب بھیروی (ترکِ وطن) کر کے قادیان آگئے تو حضرت اقدس نے اپنی دینی مصروفیات کی وجہ سے نگرانی کی ذمہ داری بھی مکرم حکیم صاحب کے سپرد فرما دی تھی۔ اور انہوں نے تجربہ اور فراست کی وجہ سے مطبع کا انتظام خود ہی سنبھال لیا اور قادیان میں طباعت و اشاعت کی آسانی پیدا ہو گئی۔

گول کمرہ جو بیت مبارک کے بعد تعمیر ہوا ابتداً مہمان خانہ کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ خود حضرت (اماں جان) کھانا پکانے کا انتظام اور حضرت اقدس (ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور پر سلامتی نازل فرماتا رہے) مہمانوں سے ملاقات فرماتے تھے لیکن جب اسی سال کے دوران میں حضرت میر ناصر نواب صاحب (ترکِ وطن) کر کے آگئے تو مہمان خانہ گول کمرہ سے فصیل کی جگہ پر تیار شدہ عمارت میں منتقل ہو گیا اور حضرت میر صاحب (اللہ تعالے سے دعا ہے کہ وہ ہمیشہ ان سے خوش رہے) نے اسکے آگے دیوار کھینچ کر بود و باش اختیار کر لی۔

کتب خانہ بھی فصیل کی جگہ پر نئی عمارت میں قائم ہوا۔ جس کے انچارج مہتمم حکیم فضل دین صاحب بھیروی قرار پائے۔ گو نام کے لحاظ سے تو یہ (مطب) حضرت مولانا نور الدین صاحب کا مطب کہلاتا تھا۔ مگر عملاً اسے بھی مستقل ادارہ کی حیثیت حاصل تھی جو حضرت حکیم (———) کے طبی اور روحانی کمالات کی تجربہ گاہ بھی تھا۔ اور درسگاہ بھی باوجودیکہ غریبوں اور حاجتمندوں کا علاج بالعموم یہاں مفت کیا جاتا اور بڑی بیش بہا ادویہ مفت دے دی جاتیں مگر پھر بھی اس کا فیض عام ہمیشہ جاری رہتا اور وہ وہ برکتیں ظہور میں آتیں کہ دیکھنے والے دنگ رہ جاتے

یہ ادارہ حضرت (حضرت امام جماعت الاول) کی زندگی میں ملک بھر کے مریضوں کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔

انسانی حقوق کے عالمی منشور سے چند اقتباسات

○ تمام انسان آزاد اور حقوق و عزت کے اعتبار سے برابر پیدا ہوئے ہیں۔ انہیں ضمیر اور عقل ودیعت ہوئی ہے انہیں ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے کا سلوک کرنا چاہیئے۔

○ ہر شخص ان تمام آزادیوں اور حقوق کا مستحق ہے جو عالمی منشور میں بیان کئے گئے ہیں اور اس حق پر نسل، رنگ، جنس، مذہب، زبان اور سیاسی تقریب یا کسی قسم کے عقیدے، قومیت، معاشرے دولت یا خاندانی حیثیت وغیرہ کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اسکے علاوہ کسی بھی شخص کے ساتھ اس اسکے علاقے یا ملک سے سیاسی عمل یا بین الاقوامی حیثیت کی بنا پر کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا۔ چاہے وہ ملک یا علاقہ آزاد ہو یا تولیتی یا غیر مختار ہو یا اقتدار اعلیٰ کے لحاظ سے کسی اور بندش کا پابند ہو

○ ایسے ہر شخص کو کہ جس پر کوئی فوجداری کا الزام عائد کیا جائے۔ اس وقت تک بے گناہ شمار کئے جانے کا حق ہے جب تک کہ اس پر کھلی عدالت میں قانون کے مطابق جرم ثابت نہ ہو جائے اور اسے اپنی صفائی پیش کرنے کا پورا موقعہ اور تمام ضمانتیں نہ دی جا چکی ہوں۔

○ ہر شخص کو قومیت کا حق ہے۔

○ کوئی شخص محض من مانی طور پر اپنی قومیت سے محروم نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس کو اپنی قومیت تبدیل کرنے کا حق دینے سے انکار کیا جائے گا۔

○ بالغ مردوں اور عورتوں کو بغیر کسی ایسی پابندی کے جو نسل، قومیت یا مذہب کی بنا پر لگائی جائے شادی بیاہ کرنے اور گھر بسانے کا حق ہے۔ مردوں اور عورتوں کو نکاح، ازدواجی زندگی اور نکاح کو فسخ کرنے کے معاملے میں برابر کے حقوق حاصل ہیں۔

بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو

"بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو۔ نہ ان کی تحقیر، عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبّر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ۔" (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ مبارک احمد

اپنا قومی لباس

نومبر ۱۹۳۴ء کی بات ہے۔ مشرقی افریقہ جانے سے قبل حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے الوداعی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ یہ ملاقات قادیان میں دار امامت میں ہوئی۔ ازراہ ذرہ نوازی مشرقی افریقہ بالخصوص کینیا کے متعلق بعض ضروری امور سے حضور نے عاجز کو آگاہ فرمایا اور بالآخر لباس کے سلسلہ میں یہ ہدایت دی کہ "پتلون نہ پہننا" یہ کہہ کر فرمایا کہ نیروبی سے آجکل مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب رخصت پر آئے ہوئے ہیں اور میری کوٹھی بیت الحمد۔ دارالانوار میں ٹھہرے ہوئے ہیں ان سے مل لینا۔ خاکسار حضور کی دعا لے کر دار امامت سے رخصت ہوا اور سیدھا دارالانوار حضور کی کوٹھی پہ پہنچا دستک دی۔ اطلاع ہوئی۔ محترم شاہ صاحب نے خاکسار کو اندر بلا لیا۔ ان سے پہلی ملاقات تھی۔ ابتدائی تعارف کے بعد خاکسار نے ان سے ذکر کیا عاجز کو مشرقی افریقہ بطور مربی جانے کا ارشاد ہوا ہے۔ ابھی ابھی حضور سے ضروری ہدایات لے کر اور مل کر آیا ہوں آپ سے ملنے کے لئے بھی حضور نے فرمایا۔

وہ دن جاتا ہے اور آج کا دن آتا ہے۔ مشرقی افریقہ کے ستائیس برس کے قیام میں بھی خاکسار نے اپنے لباس میں تبدیلی نہ کی۔ حضور کی ہدایت پر کاربند رہا۔ اور مشرقی افریقہ سے واپس آکر بھی اسی روایتی لباس کو استعمال کرتا رہا۔ انگلستان میں بھی اور امریکہ میں بھی خاکسار نے پگڑی۔ اچکن اور شلوار کے استعمال کو ہی لازم رکھا۔ اور ہر مجلس میں مشرقی افریقہ میں اور دوسرے ممالک میں جہاں جانا پڑا۔ بعض اوقات بڑی مجلسوں میں۔ بڑے سرکاری عہدیداروں۔ گورنروں سے ملنے اور کاک ٹیل پارٹیوں میں شامل ہونے کا موقع بھی ملا۔ اسی لباس کو اختیار کئے رکھا۔ اور میں نے محسوس کیا کہ بیحد قدر۔ عزت و احترام کے ساتھ اس لباس میں خاکسار کو متعلقہ افراد ملتے دیکھتے اور استقبال کرتے۔ کبھی بھی ان کو نفور نہ ہوا۔ اس سلسلہ میں یہ لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا دین لباس کے معاملے میں اگرچہ کسی خاص قسم کے لباس کا تعین نہیں کرتا لیکن اللہ کے پاک کلام سے یہ ثابت ہے کہ لباس تین اغراض سے استعمال ہونا چاہیئے۔ (۱) شخصیت کو اجاگر کرنے والا ہو اور باعث زینت ہو۔ (۲) موسمی تغیرات اور حالات کے لحاظ سے ممد ہو۔ (۳) اعضاء انسانی اللہ تعالیٰ کے لئے بطور ستر کے ہو۔

کئی واقعات ہیں کہ مختلف مواقع پر اس عاجز کے لباس کو دیکھ کر متعدد غیر ملکی لپکتے ہوئے آئے ہیں۔ آپ کہاں کے ہیں۔ کس ملک سے ہیں۔ آپ کا لباس بہت کشش والا ہے۔ اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ بعض ملکی باشندے یہ سمجھتے ہوئے کہ خاکسار ان کے ملک کا ہے عزت و احترام سے ملنے لگتے ہیں ابھی چند دن کی بات ہے خاکسار بس کے انتظار میں ایک بس سٹینڈ پر بیٹھا تھا کہ ایک کار گذری۔ کار سوار نے مجھے دیکھا فوراً کار کھڑی کر کے مجھے آنے کی دعوت دی۔ قدرے ہچکچاہٹ میری طرف سے ظاہر ہوئی تو کار کے مالک نے اصرار سے دعوت دی۔ بیٹھا تو کہنے لگا آپ کا لباس دیکھ کر مجھے محسوس ہوا کہ آپ پاکستان کے ہیں اور پگڑی کو دیکھ کر بعض نے یہ سمجھا کہ افغانستان سے ہوں۔ کئی دفعہ لفٹ بھی دی۔ اس طرح شناسائی ہوئی خاکسار ایک دفعہ نیاگرا آبشار (کینیڈا) کی سیر کر رہا تھا کہ ایک سفید فام عورت بھاگی بھاگی آئی اور کہنے لگی کہ آپ کا لباس بڑا پُرکشش ہے۔ آپ کون ہیں۔ کہاں کے رہنے والے ہیں۔ سب کچھ معلوم کر کے فوٹو لینے کی اجازت طلب کی۔ بالخصوص ایک مربی جب اپنے روایتی لباس میں ہو تو بہرحال اس کی شخصیت اجاگر ہوتی اور اس کے کام کے لئے شناسائی کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔

آپ کا خط ملا

مکرم خواجہ برکات احمد صاحب ناصر آباد ربوہ سے لکھتے ہیں:۔

خداوند کریم آپ اور آپ کے تمام ساتھیوں کو صحت و سلامتی کی عمر دراز سے نوازے۔ اور آپ کے کام میں برکت دے اور روزنامہ الفضل کو اور زیادہ مقبول بنانے کی توفیق دے۔ موجودہ حالات میں روزنامہ الفضل کو جاری رکھنا آپ کا قابل تحسین عمل ہے۔

روزنامہ الفضل کے بارہ میں چند گذارشات ہیں اگر مناسب ہو تو غور فرما کر ممنون فرمائیں

پاکستان میں ایک محدود طبقہ ایسا ہے جو کبھی کبھی اپنے بیانات یا اخبارات میں جماعت احمدیہ کے خلاف ہر قسم کا زہریلا پروپیگنڈہ کرتا ہے۔ گذشتہ تقریباً پندرہ سال سے یہ پروپیگنڈہ یکطرفہ طور پر جاری ہے۔ وطن دشمنی کا طعنہ بھی دیا جا رہا ہے۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے۔ مذہبی جماعتوں میں واحد جماعت جماعت احمدیہ ہے جس نے اپنے امام کی اقتداء میں آزادئ وطن کے لئے بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ بلکہ انتہائی نازک ادوار میں ایسے کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں جس پر تعمیر پاکستان کی بنیاد استوار ہوئی ہے۔ پاکستان کے قیام سے قبل بھی اور قیام کے بعد بھی۔ محاذ پر بھی اور تعمیر وطن کے کاموں میں بھی۔ جب دفاع کی ضرورت پڑی تو مذہبی جماعت جماعت احمدیہ ہے۔ جس نے پاکستان کی حفاظت میں ہی نہیں بلکہ دفاع میں بھی فاتحانہ کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ فرقان فورس کی اعلیٰ خدمات تاریخ پاکستان کا حصہ ہیں۔ اس کے بعد بھی وطن عزیز پر جب بھی دشمن نے نگاہ اٹھائی پاک فوج میں احمدی افسران نے تاریخ ساز کردار ادا کیا ہے۔ اس خط میں ان سب کا ذکر تو کیا کسی ایک سپاہی کا ذکر ہی تفصیل سے کرنا ناممکن ہے۔

قیام پاکستان کے متعلق جماعت کی کی قربانیاں اور مساعی اور قیام پاکستان کے بعد تعمیر پاکستان میں جماعت کی مساعی اس وقت کے اخبارات میں بھی اور کئی غیر جانبدار مورخین و مصنفین نے ضبط تحریر کی ہیں۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشاد کے مطابق جماعت احمدیہ اب بھی جس محاذ پر بھی خدمت کے لئے بلایا جائے۔ پہلے سے بڑھ کر خدمت کرنے کو تیار ہے اور بفضلہ تعالیٰ بے لوث خدمت کا جذبہ بھی اور استعداد بھی رکھتی ہے۔

اس وقت جماعت کے نوجوان مخالف احمدیت پروپیگنڈہ پڑھتے ہیں لیکن ان کی معلومات صحیحہ کے لئے جماعت کی طرف سے کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ میری رائے ہے کہ موجودہ دور میں جماعت کے مورخین کو چاہئے کہ مختلف موضوعات پر بڑی ضخیم اور قیمتی کتابوں کی بجائے چھوٹی چھوٹی کتابیں شائع کی جائیں۔ جماعت کی خدمات۔ اور اس وقت کے اخبارات یا کتابوں کے حوالہ جات کے ساتھ تاکہ آنے والی نسل یا موجودہ نوجوان طبقہ کو اپنے اسلاف کی خدمات کا علم ہو۔ موجودہ نسل نوجوان طبقہ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ قیام پاکستان۔ تعمیر پاکستان، حفاظت پاکستان غرض ہر موڑ پر ہمارا کیا حصہ رہا ہے۔ اس طرح ان کو یہ بھی معلوم ہوگا۔ آئندہ کے لئے بھی ہماری ذمہ داریاں ہیں۔

میں نہ تو لکھاری ہوں، نہ ہی ادیب میں اپنے خیالات کو اپنی قلم کے ذریعہ سے شاید آپ کے سامنے واضح نہ کر سکا۔ اور شاید نہ کر سکوں گا۔ امید ہے۔ آپ اپنا قیمتی وقت میری ان گذارشات کے لئے بھی (کچھ نہ کچھ) دیکر ممنون فرماویں گے۔

میں بفضلہ تعالیٰ بچپن سے یعنی جب سے ہوش سنبھالی ہے۔ الفضل کا (خود خرید کر) مطالعہ کرتا رہا ہوں۔ اور اب تک خریدار ہوں۔ موجودہ حالات میں تعمیر ملک و ملت کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات کا کس نے ذکر کرنا ہے۔ ایسے حالات میں کوئی اخبار یہ جرأت نہیں کر سکتا اسلئے الفضل کی ذمہ داری پہلے سے بھی بڑھ گئی ہے۔

آج مجھے اس چٹھی (خط) لکھنے کی اسلئے اور بھی زیادہ شدت سے ضرورت محسوس ہوئی۔ حالیہ سیلاب کے ایام میں جماعت احمدیہ ربوہ نے بے مثال کام کیا۔ روزانہ ہزاروں افراد تک کھانا پہنچایا جاتا رہا۔ اپنی مدد آپ کے تحت دارالیمن کی طرف سے بند باندھا اور سینکڑوں جوانان احمدیت نے شب و روز کام کیا۔

بزرگوار محترم! میں نے یہ خط تنقید کی غرض سے نہیں لکھا ہے۔ صرف توجہ دلانے یاد دلانے کی خاطر لکھا ہے۔ اگر کوئی لفظ یا بات گراں گزرے تو معذرت خواہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی کوشش بارآور فرمائے۔

ہمارے پیارے امام نے فرمایا:

"بفضل خدا تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے کہ جو لوگ اخلاص سے راہ خدا میں قربانی پیش کریں گے اور متواتر کرتے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا..." (وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ۔۔۔۔۔ نون ۔ سین

جزیرہ ابوموسیٰ

خلیج کے علاقے میں ایران نے متحدہ عرب امارات کا جزیرہ ابوموسیٰ اپنے قبضے میں کر لیا ہے ۔ اس کے علاوہ دوسرے بعض علاقے بھی اپنے قبضے میں لے لئے ہیں ۔ اگرچہ ان کا تنازعہ تو دیر سے چل رہا تھا ۔ لیکن اب یہ بات کھل کر سامنے آ گئی ہے کہ عرب ریاستیں اور ایران اس پر اتفاق نہیں کر سکتے ۔ عرب ریاستوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ وہ اس معاملے کو اقوامِ متحدہ میں لے جائیں گے ۔ گذشتہ روز عرب لیگ کے وزرائے خارجہ نے قاہرہ میں ایک اجلاس میں متحدہ عرب امارات کی حمایت کا اعلان کیا اور یہ نظریہ پیش کیا کہ اس معاملے کو اقوام متحدہ میں اٹھایا جائے ۔ مصر اور مراکش نے ایران کے اس قبضے کی مذمت کی ہے مصر کے صدر حسنی مبارک نے نہ صرف مذمت کی ہے ۔ بلکہ ایران کو متنبہ کیا ہے کہ اسطرح بیرونی دنیا کو مخالفت کرنے کی دعوت دی جائے گی ۔ ابوموسیٰ پر ایران کے قبضے کے متعلق مسٹر حسنی مبارک نے اخبار الاہرام میں کہا ہے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایران کی پالیسی توسیع پسندی کی ہے ۔ ایران نے یہ جزیرہ اپنے قبضے میں لے لیا ہے اور اس کے باوجود وہ چاہتا ہے کہ خلیج کی عرب ریاستوں کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرے ۔ صدر حسنی مبارک نے اس تضاد پر حیرت کا اظہار کیا ہے اور مزید کہا ہے کہ ایران نے طاقت کے ذریعے قبضہ کیا ہے ۔ جو کسی صورت بھی تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

کراچی ۔ گاڑیوں کا نیا ضابطہ

موٹر گاڑیاں تو سارے ملک میں چوری ہو رہی ہیں ۔ لیکن غالباً اس چوری کا سب سے زیادہ حصہ کراچی کو ملتا ہے وہاں سے موٹر گاڑیاں چرا کر دوسرے علاقوں میں بھیج دی جاتی ہیں ۔ اور جب یہ موٹر گاڑیاں دور دراز کے علاقوں میں جا کر بک جاتی ہیں تو چوری کرنے والے کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے اور اس کے اصل مالک کو موٹر گاڑی ملنے کی امید بھی کم ہو جاتی ہے ۔ لیکن اب کراچی کے ڈی ۔ آئی ۔ جی نے ایک نیا سسٹم شروع کیا ہے جس کے ذریعے کراچی سے باہر جانے والی گاڑیوں کو پوری طرح چیک کیا جا سکے گا ۔ ہر گاڑی جو کراچی سے باہر لے جائی جائے ۔ اسکے لئے خاص اجازت لینی پڑے گی ۔ مقصد یہ ہے کہ پولیس کو اس بات کا علم ہونا چاہیئے کہ کون سی گاڑی شہر سے باہر جا رہی ہے ۔ چنانچہ ایسا کرنے سے چوری کی گاڑیوں کو کراچی سے باہر لے جانا تقریباً ناممکن ہو جائے گا ۔ ڈی آئی جی کراچی نے ایک گشتی خط جاری کیا ہے اور یہ ان لوگوں کے نام ہے جو سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے والی کمپنیوں کے کارندے ہیں ۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی گاڑی کراچی سے باہر لے جانا چاہے تو اسکے پاس ایک کلیرنس سرٹیفکیٹ ہونا چاہیئے ۔ یہ سرٹیفکیٹ سی آئی اے کی طرف سے جاری کیا جائے گا ۔ اور اس ڈرائیور کے پاس موجود ہوگا جو اپنے بڑے ٹرک پر ڈال کر موٹر گاڑیوں کو کراچی سے باہر لے جاتا ہے اور جب بھی کسی جگہ پر پولیس اس سرٹیفکیٹ کا مطالبہ کرے گی ڈرائیور کو وہ سرٹیفکیٹ دکھانا ہوگا اور اس طرح پولیس یہ معلوم کر سکے گی کہ ٹرک پر لدی ہوئی گاڑیاں چوری کی نہیں ہیں ۔

اسکے علاوہ کراچی کے ڈی ۔ آئی ۔ جی نے ایس ایس پی ، سی ۔ آئی ۔ اے کو ہدایت کی ہے کہ وہ مشکوک لوگوں پر نگاہ رکھیں اور تمام ایسے لوگوں کا احاطہ کریں جن کا پولیس میں ایسے معاملات میں ریکارڈ موجود ہے ۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو لوگ گاڑی چرا کر دوسری جگہ لے جانے کے جرم کے مرتکب ہوتے ہیں ان کی پشت پناہی کرنے والوں کو بھی زیرِ نظر رکھا جائے ۔ اور حسبِ ضرورت ان کے خلاف بھی ایکشن لیا جائے ۔

صوبائی وزیر اعلیٰ پنجاب

پنجاب کے صوبائی لیجسلیٹو میں گذشتہ جمعرات کے روز وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں نے بتایا کہ ۱۴ جولائی کو چنیوٹ میں قرآن مجید کے نذرِ آتش کرنے کے واقعہ سے متعلق تین افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے ان میں سے ایک تو محافظ کا بیٹا ہے اور دوسرے دو مولوی ہیں جنہوں نے اس نوجوان کو جس کی عمر ۱۴ سال بتائی جاتی ہے اس مذموم کام کے لئے اکسایا تھا ۔ کہا جاتا ہے کہ دونوں مولویوں نے اس بات کا اعتراف کر لیا ہے کہ انہوں نے واقعی اس نوجوان کو اس کام کے لئے اکسایا تھا ۔ مقصد یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جھنگ کی طرح چنیوٹ میں بھی وہ مذہبی فرقہ واریت پھیلانا چاہتے تھے ۔ وزیرِ اعلیٰ موصوف نے کہا کہ حکومت کسی طرح بھی ایسے لوگوں کو معاف نہیں کرے گی جو اس قسم کی مذموم حرکات کرتے ہیں ۔ یہ بھی بتایا گیا کہ اگرچہ بہت سے لوگوں کو حراست میں لیا گیا تھا ۔ لیکن جب اصل مجرموں نے اقرار کر لیا تو باقی حراست میں لئے گئے لوگوں کو چھوڑ دیا گیا ۔ جس لڑکے سے یہ کام کروایا گیا ہے اس کا نام بلال ہے اور دو مولوی جنہوں نے اکسایا ان کے نام محمد اکرام اور غلام محمد ہیں ۔ وفاقی حکومت کے متعلق صوبائی وزیرِ اعلیٰ نے کہا ہے کہ وہ عنقریب ایک ایسا قانون منظور کرنا چاہتی ہے جس سے فرقہ واریت کا خاتمہ ہو سکے وزیر اعلیٰ موصوف نے نہایت افسوس کے ساتھ کہا کہ ماضی قریب میں مذہب کو بہت زیادہ غلط طریق پر استعمال کیا گیا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ سارے معاشرے کے تانے بانے کو بری طرح متاثر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ آپ نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ تمام فرقوں کو اپنے اپنے پیروکاروں کو نصیحت کرنی چاہیئے کہ وہ تعصبات کو چھوڑ کر ملک کی سالمیت اور معاشرے کی یک رنگی اور ہم آہنگی کے لئے کوشش کریں ۔

بھارتی فوجی کی پکار

ہندوستان کے ایک ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل ۔ ایس ۔ کے ۔ سنہاء ۔ کے مطابق ۱۹۸۴ء میں سکھ گولڈن ٹمپل پر فوج نے جو حملہ کیا تھا ۔ اگر اس وقت وہ سکیم سامنے ہوتی جو اب پیش نظر ہے تو یقیناً بہت کم جانیں تلف ہوتیں ۔ اس وقت ۶۰۰ افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے ۔ کیونکہ سکیم بالکل مختلف تھی اگر یوں کیا جاتا کہ اسے گھیرے میں لے لیا جاتا اور ان کو خوراک نہ پہنچنے دی جاتی تو یہ لوگ یقیناً باہر آ جاتے اور لڑائی کی نوبت نہ آتی اور اتنے لوگ مارے بھی نہ جاتے ۔ یہ لیفٹیننٹ جنرل سنہار نے اپنی ایک کتاب میں بیان کیا ہے ۔ کتاب کا نام ہے ۔" اے سولجر ری کالز " (A SOLDIER RECALLS) ایک فوجی کی یادداشتیں ۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۸۴ء میں انہوں نے کم سے کم فوجیوں کو اس سلسلے میں استعمال کرنے کی سکیم بنائی تھی ۔ ان کا خیال تھا کہ اتنے ہی فوجیوں سے کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے ۔ اگر اس وقت پانی اور بجلی کی سپلائی کاٹ دی جاتی اور ہندو اور سکھ دونوں مل کر اس کا احاطہ کر لیتے تو نقصان بہت کم ہوتا ۔ سکھوں کو فوج نے اس وقت لاؤڈ سپیکر مہیا کر دینے چاہئیں تھے ۔ تاکہ ان کی آواز اندر پہنچ سکتی ۔ جب تک ساری نفسیاتی سکیمیں بے کار ثابت نہ ہوتیں اس وقت تک اندر داخل نہیں ہونا چاہیئے تھا ۔ اور اندر داخل ہوتے ہوئے سکھوں کا فوجی نعرہ بلند کیا جانا چاہیئے تھا ۔ جب کہ انہوں نے جوتے اتارے ہوتے اور سروں پر کپڑا باندھا ہوتا ۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کی اس سکیم پر عمل نہیں کیا گیا ۔ اور اسی لئے وہاں پر بہت زیادہ نقصان ہوا ۔

تائیوان کیلئے جہاز

امریکہ کے ایک خصوصی نمائندے نے بیجنگ میں چین کو یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ تائیوان کو ۱۵۰ فائٹنگ جہاز کیوں دیئے جا رہے ہیں (ایف ۱۶ جیٹس) لیکن چین کی پارلیمنٹ کے صدر وان لی نے کہا کہ جو کچھ انہیں بتایا گیا ہے اس سے وہ مطمئن نہیں ہیں اور تائیوان کو ۱۵۰ ایف ۱۶ جیٹ فروخت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ چین کے ساتھ امریکہ نے جو معاہدہ کیا ہوا ہے اس کی اب خلاف ورزی کی جا رہی ہے ۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ امریکہ یہ کوشش کر رہا ہے کہ بعض دوسرے ملکوں کی حکومت بھی چلائے ۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی طرح بھی اس بات کو برداشت نہیں کریں گے کہ تائیوان کو یہ جہاز فروخت کئے جائیں اور اگر ایسا کیا گیا تو چین کی جو نشست سیکورٹی کونسل میں ہے اس پر اثر پڑنے کا خدشہ ہے ۔ امریکہ کے اس معاہدے کو جو تائیوان سے کیا جا رہا ہے ۔ چین نے غلط کہہ کر مسترد کر دیا ہے

آپس میں جلد صلح کرو

"تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو ۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں ۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے ۔ تم اپنی نفسانیت ہر پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ ۔"

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سعیدہ احسن

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء

قادیان میں ہمارا قیام ۲۰ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۹۱ء رہا۔ اور یہ سنہری وقت زیادہ تر بیت مبارک، بیت اقصیٰ اور بہشتی مقبرہ کی مثلث میں گذارا۔ ۲۶ تا ۲۸ دسمبر جلسہ گاہ میں گذارے۔ اور ۲۵ دسمبر قادیان کے ایک حصہ کی زیارت کی۔ اپنا گھر دیکھنے کے لئے دل بے تاب تھا۔ چنانچہ احمدیہ چوک سے ۱۱ افراد کے قافلہ نے محلہ دار الفتوح کی طرف جانے والی گلی کا رخ کیا اور پیدل چلنا شروع کیا۔ (خیال رہے کہ اپنے گھر سے تو ہم تین افراد نے ہی رختِ سفر باندھا تھا مگر قادیان پہنچ کر ناروے، جرمنی اور کراچی کے عزیز، کزن بھائی بہنیں اور ربوہ سے ہی عزیز آصف محمود کزن بھائی اور انکی والدہ محترمہ ایک ہی خاندان کے گیارہ افراد ہو گئے)

آج سے ۴۵ سال قبل اس گلی کے ہر مکان اور مکین سے نگاہیں شناسا تھیں مگر اب مکان بھی بدلے بدلے سے تھے اور مکین تو بالکل ہی بدل چکے تھے۔ چند منٹ گذرنے کے بعد ایک مکان کے سامنے جا کر بے ساختہ منہ سے نکلا "یہ ہمارا گھر ہے" یعنی ہمارے دادا جان حضرت حافظ محمد حسین صاحب قریشی کا گھر۔ جو رفیق بانیٔ سلسلہ احمدیہ تھے۔ یہ گھر حضرت قاضی امیر حسین صاحب کے گھر کے عین سامنے ہے۔ دروازے کی سیڑھیوں پر بیٹھی موجودہ مالکہ مکان عورتوں نے کہا آؤ جی، آؤ جی یہ آپ کا ہی گھر ہے۔ ہم آپ کا ہی انتظار کر رہے تھے۔ باہر کی تین سیڑھیاں چڑھ کر ڈیوڑھی میں سے گذر کر صحن میں داخل ہوئے۔ صحن میں ایک تخت تھا۔ کچھ کرسیاں بچھا دی گئیں اور ہم سب بیٹھ گئے۔ گھر کے در و دیوار پر نظر ڈالی۔ گھر والوں کا حال احوال پوچھا۔ پھر ان سے اجازت لے کر دادی اماں اور نانی اماں والے کمرے دیکھے۔ اپنا دالان دیکھا جس میں ہم پانچ کم سن بہن بھائی اپنے والدین کے ساتھ سردیوں کی راتیں اور گرمیوں کے دن گذارا کرتے تھے۔ چشم تصور میں ان سب پیاروں کو دیکھا کہ زبانیں گنگ اور آنکھیں وا تھیں۔

گھر والوں نے گرم گرم چائے سے تواضع کی اور ہم نے مٹھائی کا ڈبہ پیش کیا۔ فوٹو گرافی ہوئی۔ مدتِ مدید کے بعد اپنے گھر کے نلکے کا چلو بھر پانی پیا۔ اس دوران مختلف باتیں ہوتی رہیں۔ گھر کی عورتیں بڑے بھائی جان محمد احمد قریشی کی تعریف کر رہی تھیں کہ بڑے ملنسار ہیں تین سال سے جلسہ پر آ رہے ہیں اور ہمیں ضرور مل کر جاتے ہیں۔ عین اسی وقت بھائی جان بھی سلامتی کی دعا دیتے ہوئے گھر میں داخل ہو گئے کہ وہ بھی قادیان کی گلی کوچوں کی زیارت کے لئے نکلے ہوئے تھے۔

گھنٹہ بھر ٹھہرنے کے بعد ہم نے بازار کا رخ کیا۔ ہر قسم کے سودا سلف کی دکانیں بکثرت تھیں اور سامان سے لدی ہوئی تھیں اور جلسہ کی وجہ سے بازار میں خوب رش تھا۔ اور بارش کی وجہ سے کیچڑ اور دلدل بھی خوب تھی کہ چلنا دوبھر تھا۔ تھوڑی دیر چلنے کے بعد ایک دکان کے سامنے جا کر قدم رک گئے کہ یہ ہماری دکان تھی جو کبھی افضل برادرز کے نام سے معروف تھی یعنی میرے دونوں چچا مکرم محمد افضل قریشی اور محمد اکمل قریشی کی دکان اور اب ربوہ میں بھی خدا کے فضل سے یہ دکان اسی نام سے موجود ہے۔ نیز یہ بھی کہ یہ ربوہ کی سب سے پہلی دکان ہے جو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثانی کی اجازت سے قائم ہوئی۔ خیر یہاں سے ہم کیچڑ سے بچتے بچاتے ایک اور مشہور شخصیت کی دکان کے سامنے جا کر کھڑے ہوئے یعنی حضرت بھائی محمود احمد صاحب کی دکان جو تھے تو کمپاؤنڈر مگر خدا تعالےٰ نے ان کے ہاتھ میں اتنی شفاء رکھی تھی کہ انہیں سب ڈاکٹر ہی کہتے تھے۔ اللہ تعالےٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ بے حد خوش اخلاق اور ہمدرد انسان تھے۔ یہاں جس جگہ ہم سب کھڑے تھے چاروں طرف کیچڑ اور دلدل ہی دلدل تھی۔ قدم اٹھانا مشکل تھا ہم تانگہ کی تلاش میں تھے کہ اس پر سوار ہو کر دار البرکات جائیں اور اپنے ساتھی عزیزوں کے مکانات دیکھیں۔ تانگہ نظر آیا مگر کچھ فاصلہ پر تھا اور دلدل میں گھرا ہوا تھا۔ تانگہ بان نے کہا کہ یہاں آ کر بیٹھو اور پھر چلاؤں گا۔ مگر اس تک پہنچنا کارِ دارد تھا۔ ناچار دلدل میں کود پڑے اور گاہ بچتے گاہ پچھتاتے ہوئے اللہ اللہ کر کے تانگہ تک پہنچ گئے اور گیارہ افراد اس میں لد گئے۔ (ا ـــ قادیان میں تانگے بہت کم ہیں اور جو ہیں وہ بھی اچھی حالت میں نہیں۔) اس وقت سامنے بیت دار الفتوح پر نظر پڑی کہ اس کی حالت ناگفتہ بہ تھی پھر ساتھ ہی ابا جان یاد آ گئے کہ وہ اس کے بانیوں میں سے تھے اور زندگی بھر اس بیت کے امام بھی رہے۔ جی چاہتا تھا کہ قادیان کی ہر عمارت، ہر گلی کوچہ بلکہ ذرے ذرے پر نظر پڑ جائے۔ اچانک منہ سے نکلا یہاں کہیں ہمارا ڈاکخانہ ہوا کرتا تھا۔ پتہ نہیں اب وہ کہاں ہے پاس کھڑے ایک سکھ دکاندار نے کہا بہن جی! آپ کے سامنے ہی تو ڈاکخانہ ہے۔

قادیان کی اسی اپنائیت نے ہمیں اس چھکڑا نما تانگہ پر سوار ہو کر دلدلی راستہ سے گذر کر گرتے پڑتے محلہ دار البرکات شرقی تک پہنچا دیا۔ ورنہ عقل کا تقاضا تو یہی تھا کہ نہ تو اس تانگہ کی سواری کی جاتی اور نہ اس پُر آشوب راستے کو اختیار کیا جاتا۔

قارئین! قادیان میں ہم نے آزادانہ ماحول میں وقت گذارا۔ سر راہ ایکدوسرے سے ملاقات کے وقت سلامتی ہی سلامتی کی دعائیں ایک دوسرے کو مل رہی تھیں۔ در و دیوار پر خیر مقدمی نعرے اور۔۔۔ اصطلاحات کندہ اور آویزاں تھیں

اس جلسہ پر سینکڑوں احمدی خواتین ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے سفر کر کے آئی تھیں۔ اور بہت سی پہلی مرتبہ قادیان آئی تھیں بلکہ بعض ایسی بھی تھیں جنہوں نے پہلی مرتبہ ٹرین کا سفر کیا تھا۔ اکثر کا جواب یہ تھا کہ ہم تین دن اور تین رات کا سفر کر کے یہاں پہنچے ہیں اور پہلی مرتبہ آئے ہیں۔ اور جب میں اپنا بتاتی کہ ربوہ سے آئی ہوں تو دوبارہ مصافحہ کرتیں۔ یہ کہہ کر کہ اچھا آپ ربوہ سے ہیں۔ اور پیار بھرے انداز سے دیر تک ہاتھ تھامے رکھتیں۔ پھر دو ایسی خواتین سے بھی تعارف ہوا جو سوکنیں تھیں۔ جبکہ میں انہیں باہمی یگانگت کے لحاظ سے بہنیں سمجھی یعنی بڑی اور چھوٹی بہن۔ بڑی خاتون نہ تو اردو بول سکتی تھی اور نہ سمجھ سکتی تھی۔ جب کہ چھوٹی بول بھی لیتی اور سمجھ بھی لیتی۔ جب ان سے مصافحہ کیا تو ہاتھ یخ بستہ تھے۔ مجھے احساس ہوا کہ ان کے پاس گرم کپڑے ناکافی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے علاقہ میں اس طرح کا موسم کبھی نہیں آتا اس لئے ہمیں گرم کپڑوں کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ ایک کم سن لڑکی سے تعارف ہوا اس نے بتایا کہ میں اپنے خاندان میں سب سے پہلی احمدی ہوں بعض سوال اس نے کئے جن کے جواب دیئے گئے۔ اس کی خواہش پر خاندان کی خواتین کا تعارف کروایا جو وہاں موجود تھیں۔ اسے اکثر کے نام یاد تھے جو اس نے تاریخ احمدیت پڑھ کر یاد کئے ہوئے تھے۔

قادیان کا بہشتی مقبرہ

قادیان کا بہشتی مقبرہ ہر احمدی کے لئے ایک خاص کشش اور جذب اپنے اندر رکھتا ہے۔ مگر اب ایک ظاہر بین نگاہ بھی اس کی تزئین و آرائش، صفائی و ستھرائی اور ایک خاص تنظیم سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اور یہ سب ہمارے درویش بھائیوں کی محنت شاقہ اور امام وقت کی ہدایات کا پھل ہے۔ ۲۱ دسمبر کو ہم بغرض دعا بہشتی مقبرہ گئے۔ بس غنیمت کہ رش کم تھا۔ بانیٔ جماعت احمدیہ اور ان کے پہلو میں آسودۂ خاک، رفیق جانثار کے مزارات پر دعا کی۔ اگرچہ دعا کا حق تو ادا نہ ہو سکا مگر دل بہر حال مطمئن تھا اس کے بعد چار دیواری کے اندر سب مزارات کے کتبات باری باری پڑھے اور ہر ایک کے لئے دعا کی۔ آخر میں حضرت سیدہ اُمّ طاہر صاحبہ (اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے) کے مزار کے سامنے ہاتھ اٹھا کر سب کے لئے اجتماعی دعا کی۔ پھر چار دیواری کے دروازہ کے سامنے والا قطعہ جاں نثاران خاص بھی دیکھا اور ان کے لئے بھی اسی طرح دعا کی۔ ایسا سہانا وقت اس کے بعد میسر نہ آیا کیونکہ جب بھی گئے رش بہت ہوتا۔ اپنے اجداد کے مزارات پر دعا کی انہیں بھی رفقائے خاص کا شرف حاصل تھا۔ اپنے پیارے باپ کے مزار پر گئے۔ اور جو جواں سالی میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔ ایک دفعہ حضرت مرزا بشیر احمد نے فرمایا "میں تمہارے دونوں چچا صاحبان کو بھی جانتا ہوں۔ مگر جو اثر میری طبیعت پر تمہارے باپ کا ہے وہ کچھ اور ہی چیز ہے"۔ اللہ تعالےٰ اس بے لوث پیار کرنے والی شخصیت کو اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے یعنی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو۔

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلانِ نکاح: عزیزم مکرم عرفان احمد ابن مکرم عبداللہ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ عظمیٰ ظفر صاحبہ سکنہ چک نمبر ۹ پنیار ضلع سرگودھا بعوض مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر مورخہ ۱۴ اگست ۹۲ء کو بعد عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے پڑھا۔ عزیزہ عظمیٰ ظفر صاحبہ حضرت حاکم علی صاحب نمبردار رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ کی پوتی ہے۔

احباب کرام اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

ولادت: مکرم محمد احسن صاحب نعیم مقیم لندن ابن مکرم صوبیدار محمد اشرف صاحب کو ۱۲ ستمبر ۱۹۹۱ء کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔

جس کا نام زبین تجویز ہوا ہے۔

○ مکرم ناصر احمد طاہر صاحب کارکن دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ کو خدا تعالیٰ نے ۷ اگست کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام حضور انور نے عطاء الحئی تجویز فرمایا ہے۔ نومولود وقفِ نو میں شامل ہے۔

○ مکرم محمد نعمان خان صاحب و مکرم محمد فرقان خان صاحب پسران مکرم قادر بخش خان صاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اولادِ نرینہ سے نوازا ہے۔ جن کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بالترتیب عدیل احمد و فرحان احمد تجویز فرمائے ہیں

احباب ان بچوں کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواستِ دعا: مکرم سید عبدالغفور شاہ صاحب آف شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ کی اہلیہ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ کا پتہ بذریعہ اپریشن لاہور میں مورخہ ۱۳ ستمبر ۹۲ء کو نکال دیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپریشن کامیاب رہا ہے۔ اب صرف کمزوری ہے۔

○ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب مہر منزل دارالعلوم ربوہ کی طبیعت تقریباً دو ہفتہ سے شدید نزلہ و زکام کی وجہ سے بہت ہی خراب ہے۔ عملاً صاحبِ فراش ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔

○ مکرم ملک محمد رفیق صاحب دارالصدر غربی ربوہ کے چھوٹے بھائی مکرم ملک عبدالحق صاحب کی اہلیہ مکرمہ خورشید اختر صاحبہ ٹورانٹو کینیڈا کو دل کا تیسرا حملہ ہوا ہے۔ انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال: محترمہ امۃ الکرام صاحبہ زوجہ ڈاکٹر محمود احمد صاحب کا مورخہ ۱۶ ستمبر کو ماڈل ٹاؤن لاہور میں انتقال ہو گیا۔ اور مورخہ ۱۹ ستمبر ۹۲ء کو ماڈل ٹاؤن لاہور کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

○ مکرم ڈاکٹر عبدالباسط صاحب ناروے کی اہلیہ ۷ ستمبر کو ناروے میں انتقال کر گئی ہیں۔ انکی نعش امریکہ میں دفنانے کیلئے لے جائی جا رہی ہے۔

○ محترم کریم بخش صاحب آف قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز سندھ ۶ ستمبر ۱۹۹۲ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے جنازہ ۷ ستمبر کو ربوہ لایا گیا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ کی عمر ۸۱ سال تھی۔

○ مکرم ماسٹر منظور احمد ذاکر صاحب محلہ دارالشکر ربوہ کی والدہ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ قضائے الٰہی سے مورخہ ۱۱ ستمبر ۹۲ء وفات پا گئی ہیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ بیت المہدی گول بازار میں محترم صوبیدار صلاح الدین نے جنازہ پڑھایا اور اسی روز بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کیا گیا۔ تدفین کے بعد محترم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر نے دعا کرائی۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

اعلانِ گمشدگی

ایک لاکٹ زنجیر چند دن قبل ریلوے روڈ پر کہیں گر کر گم ہو گئی ہے۔ اگر کسی کو ملے تو نفیس الدین جاپان آٹوز ریلوے روڈ ربوہ کو پہنچا دیں۔

اعلان

○ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس و انجینئرز کا ٹیکنیکل میگزین ۹۲-۱۹۹۱ء شائع ہو گیا ہے۔ قیمت اندرون ملک ۔/۲۵ روپیہ اور بیرون پاکستان کے لئے ۱£ یا ۲$ ہے۔ پوسٹل اخراجات اسکے علاوہ ہوں گے لوکل و بیرون پاکستان چیپٹرز کاپیاں نمائندگان کے ذریعہ منگوالیں۔ ممبران انفرادی طور پر بھی منگوا سکتے ہیں۔

(چیئرمین IAAAE)

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد اشرف طاہر صاحب بابت ترکہ محمد یوسف صاحب)

مکرم محمد اشرف صاحب طاہر معرفت نیشنل آٹو گیراج مون بازار نواب شاہ (سندھ) نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد یوسف صاحب ولد غلام قادر صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر ۲۸ بلاک نمبر ۲۴ دارالعلوم شرقی ربوہ رقبہ ایک کنال ان کے نام ہے۔ یہ قطعہ اراضی میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں۔ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے

۱: مکرمہ عالم بی بی صاحبہ (بیوہ)
۲: مکرم محمد اکرم صاحب (بیٹا)
۳: " محمد انور صاحب (-//-)
۴: مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
۵: مکرم منور احمد صاحب (بیٹا)
۶: مکرمہ ذکریا بیگم صاحبہ (بیٹی)
۷: مکرم اختر احمد صاحب (بیٹا)
۸: " محمد اشرف صاحب (-//-)
۹: " محمد ارشد صاحب (-//-)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اس انتقال پر کسی وارث یا غیر وارث کو اگر کوئی اعتراض ہو تو ۳۰ یوم کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء)

(ہدایت اللہ صاحب بابت ترکہ محمودہ بیگم صاحبہ)

○ مکرم ہدایت اللہ صاحب کوارٹر نمبر ۶۶-۲۱۰ پاکستان آرڈیننس فیکٹریز واہ کینٹ ضلع راولپنڈی نے درخواست دی ہے کہ ان کی اہلیہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد بخش صاحب انبالوی بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کے والد صاحب نے اپنا پلاٹ نمبر ۸-۲۶/۱۸ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ان کے نام منتقل کروانا تھا۔ لیکن اپنی وفات کی وجہ سے منتقل نہ کروا سکے۔ اب موصوفہ خود بھی وفات پا گئی ہیں۔ اسلئے یہ پلاٹ انکے بیٹے ندیم ہدایت صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ دونوں کے ورثاء کی علیحدہ علیحدہ تفصیل درج ذیل ہے۔

۱:۔ مکرم محمد بخش صاحب کے ورثاء:۔
(i) مکرم علی محمد صاحب (بیٹا)
(ii) محترمہ اصغری بیگم صاحبہ (بیٹی)

۲:۔ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ کے ورثاء
(i) مکرم ہدایت اللہ صاحب (خاوند)
(ii) " منیر احمد صاحب (بیٹا)
(iii) " نوید احمد صاحب (-//-)
(iv) " ندیم ہدایت صاحب (-//-)
(v) محترمہ مبشرہ ناز صاحبہ (بیٹی)
(vi) " منزہ یاسمین صاحبہ (-//-)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

ایک چھوٹی سی بات (۱۴ ستمبر ۱۹۹۲ء) جو حقیقت میں بہت بڑی ہے پڑھ کر خوشی ہوئی۔ سیرالیون میں لبنانی بچوں کا اللہ تعالیٰ سے برکت مانگتے ہوئے "ایک" کو برکت کہنا بہت پیارا لگا۔ آپ یہ سن کر خوش ہوں گے کہ دیہات میں اور منڈیوں میں جب "تولے" (تولنے والے) وزن کرتے ہیں تو پہلی اکائی (۵ سیر) یا (ٹوپہ) کو "برکت" کہتے ہیں پھر دو۔ تین۔ چار وغیرہ۔

بقیہ: ص۶ سے آگے

دعا ہی دعا میرے لیے ۲۴ دسمبر کا دن بھی ایک ناقابل فراموش دن تھا۔ بیت الدعا میں حاضری دی۔ سرخ چھینٹوں کے نشان والے حجرے میں نیز بیتِ مبارک کے انتہائی دائیں اور انتہائی بائیں حصہ میں نوافل ادا کئے اس کے بعد بیت اقصیٰ کی زیارت کی۔ صبح کے ۹-۱۰ بجے کا درمیانی وقت تھا۔ آرزو تھی کہ بیت الذکر کے انتہائی دائیں اور بائیں حصوں میں نفل ادا کروں۔ ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی جب صحن سے گذر کر انتہائی بائیں جانب کے مسقّف حصہ میں داخل ہونے کو تھی کہ ایک ستون کے پاس مکرم میر محمود احمد صاحب ایک لڑکے کو بتا رہے تھے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضور نے خطبۂ خاص عربی زبان میں دیا تھا۔ اور حضور یہاں اس طرح کھڑے تھے۔ دیوار پر کندہ بھی تھا۔ چنانچہ وہ جگہ دیکھی پھر وہ محراب بھی دیکھا اور وہاں بھی دعا کی جہاں کھڑے ہو کر حضور عبادت کرتے تھے۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل تھا کہ اس نے ایسے وقت میں مجھے یہاں آنے کی توفیق دی اور یہ بابرکت مقامات بھی دکھا دیئے ورنہ از خود تو مجھے قطعاً علم نہ تھا۔ میں اس وقت اکیلی ہی تھی اور اتفاق سے اس بیت میں بھی میں اکیلی عورت تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۲۴ ستمبر۔ گرمی اور ٹھنڈ کی ملی جلی کیفیت ہے۔ دھوپ نکلنے پر گرمی بڑھ جاتی ہے جبکہ رات کو ٹھنڈ ہو جاتی ہے۔

○ بھارت اور برطانیہ کے درمیان مجرموں کے تبادلے کا معاہدہ طے پا گیا ہے۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ اس معاہدے کا مقصد سکھوں اور کشمیریوں کو مجرم قرار دے کر بھارت کے حوالے کرنا ہے سکھ اور کشمیری حریت پسند برطانیہ کی سرزمین پر اپنی آزادی کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔

○ سیلاب زدہ علاقوں کے دورے کے پہلے مرحلے میں ملتان پہنچنے پر محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ملکی معیشت تباہ ہو چکی ہے۔ اس لئے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے دریاؤں میں بے تحاشا پانی چھوڑ دیا گیا جس سے سیلاب آ گیا۔ انہوں نے کہا کہ حکمران جماعت غنڈہ گردی اور ریاستی طاقت کے ذریعے پیپلز پارٹی کے حوصلے پست نہیں کر سکتی۔

○ ملتان ایئرپورٹ پر محترمہ بے نظیر کی آمد پر پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کے کارکنوں کے درمیان تصادم ہو گیا ہوائی اڈے پر مسلم لیگی کارکن کالی جھنڈیاں اٹھائے کھڑے تھے جنہوں نے نعرے لگائے۔ جس پر مار کٹائی شروع ہو گئی اور ایک دوسرے پر پتھراؤ اور ہوائی فائرنگ کی گئی۔ پولیس نے کوئی مداخلت نہ کی۔ نواب پور بند پر بھی دونوں گروپوں نے ایک دوسرے کے خلاف نعرے لگائے پتھر برسائے اور ہوائی فائرنگ کی۔

○ محترمہ بے نظیر نے کہا ہے کہ ہوائی اڈے اور نواب پور بند پر ہونے والی غنڈہ گردی مجھے ڈرانے کے لئے تھی یا جان سے مارنے کے لئے تھی؟ انہوں نے کہا کہ پولیس کے اعلیٰ افسروں سے پوچھا گیا کہ یہ سب کچھ کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا یہ جمہوریت ہے۔ محترمہ نے سوال کیا کہ جمہوریت میں ڈنڈے پتھر اور اسلحہ کہاں سے آ گیا؟

○ امریکہ کے صدر بش نے اپنے مخالف امیدوار بل کلنٹن سے ٹی وی پر مباحثہ کرنے سے انکار کر دیا ہے مسٹر کلنٹن نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ صدر بش کا ریکارڈ امریکہ کی ۵۰ سالہ تاریخ میں سب سے برا ہے اس لئے وہ اپنے کردار کا دفاع نہیں کر سکتے۔

○ فیصل آباد میں لوڈ شیڈنگ شروع کر دی گئی ہے۔ بعض علاقوں میں ۱۲، گھنٹوں میں سات گھنٹے بجلی بند رہی

○ حکومت پنجاب نے ایک ٹیلی گرام کے ذریعے تمام ترقیاتی منصوبوں پر کام روک دیا ہے۔

○ افغانستان کی طرف سے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ۶ ہیلی کاپٹر پاکستان کو دیئے گئے ہیں۔

○ دریائے سندھ میں سیلاب کا بڑا ریلا نوشہرو فیروز اور نواب شاہ سے گذر رہا ہے۔ دائیں کنارے پر واقع ضلع دادو کے دیہات خالی کرا لئے گئے۔

○ وزیر اعظم نے شمالی علاقوں کے دورے کے دوران کہا ہے کہ شیعہ، سنی اور دیوبندی سب فرقے مسلمان ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شرپسند علماء کو سرعام پھانسی دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ واریت کو ہوا دینے والے علماء اسلام اور پاکستان دونوں کے دشمن ہیں انہوں نے کہا کہ ایسی باتوں سے عذاب آیا کرتے ہیں۔

○ پنجاب میں نہروں کی بحالی کا ہنگامی پروگرام شروع کر دیا گیا ہے اس پر ایک ارب ستر کروڑ روپے لاگت آئے گی۔ ۱۰ اکتوبر تک تمام نہروں سے پانی بہنا شروع ہو جائے گا تاکہ خریف کی فصلوں کو سیراب کیا جا سکے۔

ضرورت ہے

۱۔ سیلزمین، تعلیم کم از کم میٹرک۔ عمر ۲۵ تا ۳۵ سال

۲۔ ربڑ پارٹس کا کام سیکھنے والے لڑکے

رہائش کا انتظام بھی ہو گا۔

دوران ٹریننگ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔

پتہ برائے رابطہ

میاں بھائی

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور

فون نمبر ۲۲۳۳۷۲
۲۲۳۳۷۳

وارئیبر کیمیکل کمپنی کی معیاری مصنوعات

اپنے پیارے گھر اور ماحول کو مضر صحت جراثیموں اور کیڑے مکوڑوں سے پاک کرنے کیلئے نیز اپنے فرنیچر اور لکڑی کی چھتوں اور دروازوں کو دیمک اور دوسرے کیڑوں سے بچانے کیلئے وارئیبر کی فخریہ مصنوعات استعمال کریں۔ اللہ نے چاہا تو ہم اپنی مصنوعات کے اعلیٰ ظرف خریداروں کی توقع پر پورا اتریں گے۔

وارئیبر کی معیاری مصنوعات

- وارئیبر فینائل
- وارئیبر آئل سپرے
- وارئیبر انسکٹ کِلر پوڈر
- وارئیبر انٹی ٹرمائیٹ

مندرجہ بالا مصنوعات کے علاوہ وارئیبر کیمیکل کمپنی نے بفضل تعالیٰ جدید تحقیق کے بعد کپڑے دھونے والا صابن "بھائی سوپ" بنایا ہے جو کہ

معیار میں اعلیٰ ... مقدار میں پورا ... کرے ایک وقت میں تین کام

دھوئے بھی — چمکائے بھی — کپڑوں کو مہکائے بھی

"بھائی سوپ"

وارئیبر کیمیکل کمپنی رجسٹرڈ پاکستان (فیصل آباد)